بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقامت میں قد قامت الصلوٰۃ نہیں پڑھا تو اقامت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز کے لیے اقامت کہی جائے، لیکن "قد قامت الصلوٰۃ" کہنا بھول جائے اور اقامت ختم کر دے، تو کیا حکم ہے؟ کیا اب اقامت دوبارہ کہنا ہوگی؟

سائل: محمد نعمان (فیصل آباد)

جواب

اگر اقامت میں "قد قامت الصلوٰۃ" کہنا رہ جائے تو طریقہ یہ ہے کہ پوری اقامت دوبارہ کہی جائے، البتہ اگر اقامت ختم ہونے کے بعد اس کے متصل "قد قامت الصلوٰۃ" پڑھ لیا جائے، تو بھی کافی ہے، پھر اقامت دہرانے کی حاجت نہیں۔

اقامت میں "قد قامت الصلوٰۃ" کے الفاظ چھوٹ جائیں، تو اقامت دوبارہ پڑھی جائے گی جیسا کہ فتاوی تتارخانیہ اور الذخیرۃ البرھانیہ میں ہے "(واللفظ للآخر) وإذا ظن الإقامة من أولها أذانا وأتمها أذانا، ينبغي أن يعيد الإقامة لأن التغيير في كلها، ولو ألحق بآخرها "قد قامت الصلاة" وصلى بها جاز" ترجمہ: اگر کسی نے ابتدا ہی سے اقامت کو اذان سمجھا اور آخر تک اسے اذان ہی سمجھ کر پڑھا، تو اسے چاہئے کہ اقامت دوبارہ پڑھے، کیونکہ اس صورت میں گویا پوری اقامت ہی بدل گئی۔ البتہ اگر آخر میں "قد قامت الصلوٰۃ" ملا دے اور اسی اقامت پر نماز پڑھ لے، تو یہ بھی درست ہے۔ (فتاوی تتارخانیہ، ج 1، ص 326، بیروت) (الذخیرۃ البرھانیہ، ج 2، ص 10، بیروت)

اس مسئلہ کی اصل امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درج ذیل جزئیہ پر ہے، چنانچہ آپ سے سوال کیا گیا: أرأيت مؤذناً أذن ثم مكث بعد أذانه ساعة فأخذ في إقامته فظن أنها الأذان فصنع فيها ما يصنع في الأذان، فقال له بعض القوم: هذه الإقامة، كيف يصنع؟ أيبتدئ الإقامة من أولها أو يقول: قد قامت الصلاة؟ قال: بل يبتدئ الإقامة من أولها. قلت: فإن لم يفعل وقال: قد قامت الصلاة؟ قال: يجزيهم "ترجمہ: آپ کیا فرماتے ہیں اس بارے میں کہ اگر ایک مؤذن اذان دینے کے بعد کچھ دیر ٹھہرے، پھر اقامت شروع کرے، لیکن اسے یہ گمان ہو کہ وہ اذان دے رہا ہے، چنانچہ اقامت کو اذان ہی کی طرح مکمل کر دے، پھر لوگوں میں سے کوئی اسے بتائے کہ یہ اقامت ہے، تو اب وہ کیا کرے؟ کیا اقامت ابتدا سے دوبارہ پڑھے یا صرف "قد قامت الصلوٰۃ" کہہ دے؟ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اقامت ابتدا سے دوبارہ پڑھے۔ پھر عرض کیا گیا کہ اگر وہ دوبارہ نہ پڑھے، بلکہ صرف "قد قامت الصلوٰۃ" کہہ دے تو کیا یہ کافی ہوگا؟ فرمایا: ہاں، یہ کافی ہے۔ (الأصل للإمام الشیبانی، ج 1، ص 119، بیروت)

اشکال : فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اقامت کا تکرار مشروع نہیں۔ تو پھر اس صورت میں اقامت دوبارہ پڑھنے کا حکم کیوں ہے ؟

جواب : اس صورت میں بظاہر تو اقامت دوبارہ پڑھی جا رہی ہے، اس لیے دیکھنے میں یہ اقامت کا اعادہ معلوم ہوتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ اقامت کا اعادہ نہیں ہے کیونکہ "قد قامت الصلوٰۃ" اقامت کے بنیادی کلمات ہیں، انہی کلمات سے اذان اور اقامت میں فرق ہوتا ہے اور انہی کی وجہ سے ان تمام کلمات کو اقامت کا نام دیا جاتا ہے، اگر یہ بنیادی کلمات ہی رہ جائیں تو حقیقت میں وہ اقامت ہی نہیں کہلائے گی۔

اسی لیے الذخیرۃ الفتاویٰ اور فتاویٰ تتارخانیہ میں بھی یہی وجہ بیان کی گئی ہے کہ ان بنیادی کلمات کے رہ جانے سے گویا پوری اقامت ہی بدل گئی، اس لیے اسے دوبارہ پڑھا جائے۔

لہذا اس صورت میں جب دوبارہ اقامت پڑھی جائے گی تو حقیقت میں یہ دوسری اقامت نہیں، بلکہ پہلی ہی اقامت قرار پائے گی کہ جواب اپنے بنیادی کلمات کے ساتھ ادا کی جا رہی ہے۔

رہا یہ مسئلہ کہ اگر آخر میں صرف "قد قامت الصلوٰۃ" پڑھ لیا جائے تو اقامت کیوں درست ہو جاتی ہے ؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اصول یہ ہے کہ اگر اذان یا اقامت کے کسی جملے کو اپنے اصل مقام سے آگے یا پیچھے کر دیا جائے تو اس سے اذان و اقامت کی درستی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لہذا جب یہ الفاظ آخر میں پڑھ لیے جائیں گے تو یہ ایسا ہی ہو گا جیسے ان کلمات کو مؤخر کر کے ادا کیا گیا ہو، اور اس سے اقامت صحیح رہتی ہے۔

اقامت کی تکرار مشروع نہیں اس بارے میں الاختیار لتعلیل المختار میں ہے : "ولا تعاد الإقامة لأن تكرارها غير مشروع." ترجمہ : اقامت دوبارہ نہیں پڑھی جائے گی، کیونکہ اقامت کا تکرار مشروع نہیں۔ (الاختیار لتعلیل المختار، ص 61، دار المعرفہ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے : "اَذان کی تکرار مشروع ہے اور اِقامت دوبار نہیں۔" (بہار شریعت، حصہ 3، ص 471، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اقامت کو اقامت کا نام "قد قامت الصلوٰۃ" کے الفاظ کی وجہ سے ہی دیا جاتا ہے اور یہی کلمات اقامت کی اصل ہیں جیسا کہ امداد الفتاح شرح نور الایضاح اور تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے : "وقوله قد قامت الصلاة اذ هی الاصل فيها وما سميت الاقامة الا لاجلها تسمية للكل باسم البعض" ترجمہ : "قد قامت الصلوٰۃ" کہنا، کہ اقامت میں اصل یہی کلمات ہیں، اور اقامت کا نام ہی ان کلمات کی وجہ سے رکھا گیا ہے، جو کہ جزو کا نام بول کر کل مراد لینے کے قبیل سے ہے۔ (امداد الفتاح شرح نور الایضاح، ص 196، دمشق) (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج 1، ص 243، بیروت)

کلمات اذان و اقامت کو مقدم و مؤخر کرنے کے بارے میں بہار شریعت میں ہے : "اگر کلماتِ اذان یا اقامت میں کسی جگہ تقدیم و تاخیر ہو گئی تو اتنے کو صحیح کر لے۔ سرے سے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر صحیح نہ کیے اور نماز پڑھ لی تو نماز کے اعادہ کی حاجت نہیں۔" (بہار شریعت، حصہ 3، ص 469، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FSD-10064

تاریخ اجراء : 13 محرم الحرام 1448ھ / 29 جون 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net